۱۱
اٹھایا اس نے جو سر پوش تو یہ آیا نظر
ڈری وہ پہلے تو اور پھر کہا یہ رو رو کر
تڑپ رہا ہے سر اک مردہ کا لہو میں تر
رطب نہیں ہے رطب کے کھلانیوالے کا سر　ہائے

سلام کر کے طبق سے اٹھا لیا سر کو　ہائے
لہو بھرا ہوا کرتہ دکھا دیا سر کو　ہائے

۱۲
لہو کٹے ہوئے حلقوم کا جبیں پہ ملا
حسین چھوٹے سے سن میں مجھے یتیم کیا
لبوں پہ رکھ دیئے لب اور پکاری یا ابتا
شہید بابا مجھے بچپنے میں داغ دیا

مرثیہ نمبر ۳۶

جہاں سے ہائے جو یوں جلد تم کو جانا تھا
تو صدقہ جاؤں نہ اتنا مجھے ہلانا تھا

۱
جب کہ دربار میں ناموس پیمبر آئے
سر کے بالوں سے چھپائے رخ انور آئے
بال کھولے ہوئے بے مقنع وچادر آئے
بیڑیاں تھامے ہوئے عابد مضطر آئے　ہائے

سخت آفت میں گرفتار وہ سب خوشخو تھے
رسیاں ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے　ہائے

۲
کسی گھر پہ فلک ایسی مصیبت ڈالے
رنگ رخ زرد زباں خشک لبوں پر نالے
وا دریغا وہ ہجوم اور وہ پردہ والے
تازہ اولاد کا غم زخم جگر پہ آلے

لٹ گیا گھر کہیں چھپنے کو بھی کونا نہ ملا
قتل وارث ہوئے اور بیٹھ کے رونا نہ ملا　ہائے

۳
رسن ظلم سے چھلتے تھے یتیموں کے گلے
مائیں آفت گرفتار تھیں کیا زور چلے
سہمے جاتے تھے کشاکش میں وہ نازوں کے پلے
رو کے دیکھا کبھی عابد کو کبھی ہاتھ ملے

شمر کہتا تھا کہ حاکم کا غضب آئے گا
قیدیوں میں کوئی رویا تو سزا پائے گا

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۴ تھا مکیں تختِ مرصع پہ لعینِ غدار　　فرق پر تاج تھا اور بر میں لباسِ زرتار
دست بستہ عقبِ پشت غلاموں کی قطار　　نیچے رکھا تھا سرِ پاکِ امامِ ابرار
روسا جمع عراق و عرب و روم کے تھے
اور حرم با سرِ عریاں شہِ مظلوم کے تھے　دو

۵ کرتے تھے بہرِ خوشامد یہ مصاحب مذکور　　کس دلیری و شجاعت سے لڑی فوجِ حضور
فتح پائی تھی بنی فاطمہؑ پر عقل سے دور　　لیکن اس گھر کے نمکخوار جری ہیں مشہور
آج نوفل سا جواں خلق میں ممتاز نہیں
ابنِ کاہل سا جہاں میں قدر انداز نہیں

۶ ایک نے تیر سے چھیدا علی اصغرؑ کا گلو　　مر گیا باپ کے ہاتھوں پہ وہ بچہ مہرو
ایک نے حضرتِ عباسؑ کے کاٹے بازو　　جس سے ٹوٹی کمرِ پاکِ امامِ خوشخو
جس نے جو کام کیا قابلِ انعام کیا
غل ہے لشکر میں کہ دونوں نے بڑا کام کیا

۷ اور یہ رستم سے نہ ہوگا جو کیا شمر نے کام　　جب گرے خاک پہ گھوڑے سے شہِ عرش مقام
کھینچ کر خنجرِ خونریز پئے قتلِ امام　　کر دیا لختِ دلِ فاطمہؑ کا کام تمام
کچھ وصیت کا سخن کب تلک آنے نہ دیا　دو
سر بھی سجدے سے نمازی کو اٹھانے نہ دیا　دو

۸ سب تو یہ کہتے تھے ہوتا تھا خوش وہ غدار　　حرمِ شاہ رسن بستہ کھڑے تھے ناچار
طیش میں آن کے یہ کہنے لگی زینبؑ زار　　کسی منصف سے سنی اس ذکر کو او ناہنجار
حال مقتل کا یہ آوارہ وطن جانتی ہے　دو
جو ستم بھائی پہ گزرے وہ بہن جانتی ہے　دو

Presented by www.ziaraat.com

۹
ابن کاہل کی شجاعت کے ہیں بیجا اوصاف — اُس سے سرزد ہوا یہ ظلم شجاعوں کے خلاف
یہ بھی جرأت ہے کوئی دیکھیں ذرا کر انصاف — اس خطا کو کبھی خالق نہیں کرنے کا معاف
تیر سے اُس نے دلِ شیرِ خدا چھیدا ہے
دودھ پیتے ہوئے بچے کا گلا چھیدا ہے

۱۰
ایک سے ایک لڑے ہے یہی دستورِ عرب — جنگ میں ٹوٹ پڑے فاطمہؑ کے لال پہ سب
اس کی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو ہائے غضب — نہ حمیت جنہیں کچھ بھی نہ محمدؐ کا ادب
چڑھ کے چھاتی پہ جو سر تن سے اتارا تو کیا
مل کے دو لاکھ نے گر ایک کو مارا تو کیا

۱۱
یہ عداوت پسرِ سیدِ لولاک سے ہائے — جسم سے کاٹ کے سر لاش پہ گھوڑے دوڑائے
جگ کر اتوں کو زہراؑ نے جسے دودھ اپنا پلائے — بعد مرنے کے وہ سید کفن و گور نہ پائے
تنِ عریاں کو عجب حال سے رن میں چھوڑا
کہنہ جامہ بھی نہ سید کے بدن میں چھوڑا

۱۲
مرے نانا نے نہ لوٹا کسی کافر کا بھی گھر — عورتوں سے نہ کوئی بولتا تھا بعدِ ظفر
قید میں حاتم طائی کی جو آئی دختر — خود اسے احمدِ مرسل نے اڑھائی چادر
کہتے تھے دخترِ جوّاد یہ کہلاتی ہے
اس کے ہاتھوں کو نہ باندھو مجھے شرم آتی ہے

۱۳
تھا محمدؐ کو تو کافر کی بھی حرمت کا خیال — ہاتھ سے تیرے ہوا آلِ محمدؐ کا یہ حال
منہ چھپانے کو نہ برقع نہ ردائے رومال — اپنے چہروں پہ بندھے ہاتھوں سے بکھرائے ہیں بال
گھر کے بھائی کو مصیبت میں پڑی ہے زینبؑ
تیرے دربار میں سر ننگے کھڑی ہے زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۴
سن کے یہ شمر سے کہنے لگا یہ حاکمِ شام
کون ہے یہ کہ فصاحت سے جو کرتی ہے کلام
غیظ میں آکے یہ کہنے لگی ہمشیرِ امام
اس سے کیا پوچھتا ہے مجھ سے سن او بد انجام
اب تو قیدی ہوں رسن بستہ ہوں پیاسی ہوں میں
جسکی امت میں ہے تو اسکی نواسی ہوں میں

۱۵
شمر کو دیکھ کے بولا وہ علیؑ کا دشمن
کھول دے قیدیوں کے بازو و گردن سے رسن
جب چھٹیں بند رسن سے وہ گرفتارِ محن
تب سکینہؑ نے لیا کرتے کا منہ پر دامن
باپ کے غم میں دلِ زار جو تن میں تڑپا
ایسا روئی کہ سرِ پاک لگن میں تڑپا

۱۶
بولا حاکم کہ نہایت ہے تجھے باپ کی چاہ
تخت کے نیچے یہ کیا طشت میں ہے کر تو نگاہ
پاس جاکر جو لگی دیکھنے با نالہ و آہ
خوں میں ڈوبا ہوا اس کو نظر آیا سرِ شاہ
طشت پر گر کے پکاری کہ یہ حال آپکا ہے
روچکی جان یہی سر تو مرے باپ کا ہے

۱۷
گود میں لے کے سر ابنِ علی چلائی
ان کھلی آنکھوں کے قربان تمہاری جانی
ایسے بھولے کہ نہ بیٹی بھی تمہیں یاد آئی
اتنی مدت میں یہ کیا شکل مجھے دکھلائی
کیا خموشی ہے لبِ لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہو گیا کچھ منہ سے تو بولو بابا

۱۸
تیر اس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
حلق پر خنجرِ بیداد پھرایا کس نے
خون اس گردنِ نازک کا بہایا کس نے
چھوٹے سے سن میں مجھے تم سے چھڑایا کس نے
اماں سر پیٹتی ہیں کیا انہیں سمجھاؤں میں
آؤ کرتے میں چھپا کر تمہیں لیجاؤں میں

مرثیہ نمبر ۸

Presented by www.ziaraat.com